تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

January 31, 2025

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ میں 'بین مذہبی و بین تہذیبی مکالمہ' کے موضوع پر خصوصی خطبے کا انعقاد

مالویہ مشن ٹیچر ٹریننگ سینٹر (ایم ایم ٹی ٹی سی) اور مرکز برائے تقابلی مذاہب وتہذیب (سی سی آر سی) کی جانب سے 'بین مذہبی و بین تہذیبی مکالمہ' کے موضوع پر ایک خصوصی خطبہ مورخہ اٹھائیس جنوری دوہزار پچیس بروز منگل کو ایم ایم ٹی ٹی سی میں منعقد کیا گیا۔

عزت مآب پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے پروگرام کے سرپرست اعلی اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے بطور مہمان اعزازی پروگرام میں شریک ہوئے۔ خصوصی خطبے کی خطیبہ پروفیسر انجیلیکی زیاکا، ارسٹوٹل یونیورسٹی تھسالونیکی، یونان اور پروگرام ایگزیکیٹو، بین مذہبی مذاکرہ اور تعاون، ورلڈ کونسل آف چرچیز (ڈبلیو سی سی) جینیوا تھیں۔

اپنی افتتاحی گفتگو میں پروفیسر کلوندر کور، اعزازی، ڈائریکٹر، ایم ایم ٹی ٹی سی وسی سی آر سی نے کہا کہ لیکچر کا مرکزی خیال 'بین مذہبی و بین تہذیبی مکالمہ' مذہبی وتہذیبی رواداری، اختلاف وتنوع کے لیے عزت وتکریم اور شمولیت کے سلسلے میں جامعہ کے اخلاقی وسماجی رویے سے پوری طرح مطابقت رکھتا ہے۔ آج کے عہد میں مذاکرات اور مکالمے کی اہمیت کے سلسلے میں بتاتے ہوئے تعصّبات کی حد بندیوں کو مسمار کرنے اور انتہائی نامساعد حالات میں مصالحت اور اندمال کو بروئے لانے میں اس کے رول کی بھی وضاحت کی۔ سکھ مذہب اور اس کی روایات کے ساتھ کام کے اپنے تجربات سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے انھوں نے سیوا (کمیونی ٹی سروس) اور لنگر (مشترکہ رسوئی) کو لوگوں کے درمیان خلیج پاٹنے والا بڑا مرکز بتایا۔

پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اپنی تقریر میں ہندوستان کی ثروت مند مذہبی وتہذیبی رنگارنگی اور رواداری کو اجاگر کیا۔ قرآن کی آیات مقدسہ، فارسی اور اردو شاعری کے حوالوں سے شیخ الجامعہ نے اس بات پر زور دیا کہ مذہب کی اصل روح رسوم و شعائر کی پابندی والتزام میں پنہاں نہیں بلکہ عبادت کی اعلیٰ ترین شکل محبت، رحم اور انسانیت کی خدمت میں مضمر ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے امن کے فروغ میں بین مذہبی مذاکرات کے رول کو اجاگر کیا۔ انھوں نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور حل تنازع کے لیے بین تہذیبی و بین مذہبی مذاکرے اور مکالمے کی ضرورت پر زور دیا۔

پروگرام کی مہمان خطیبہ پروفیسر زیاکا نے ملک یونان کے خصوصی حوالے سے بین مذہبی مکالمہ کی تاریخ اور اس کی ابتدا پر اظہار خیال کیا اور بین مذہبی و بین عقیدہ مکالمے کے درمیان فرق کو واضح کیا۔ اس موقع پر انھوں نے اپنی یونیورسٹی میں اسلامیات

میں انڈر گریجویٹ پروگرام شروع کرنے کے سلسلے میں جدو جہد کا ذکر کیا جس میں اب اسلام کے مختلف مسالک ومناہج بشمول مطالعہ اور تفسیر قرآن کے تربیتی شعبے شامل ہیں۔انھوں نے اس پر زور دیا کہ بین مذہبی مکالمہ و مذاکرہ کی کامیابی ایک دوسرے کو جاننے سمجھنے،عزت دینے اور دوسرے کو تحفظ دینے کے احساس پر منحصر ہے اور یہ بھی کہا کہ اصول وعقائد پر اصرار کا رجحان اور کسی کے اپنے مذہبی اقدار کو کھونے کا خوف بین مذہبی مکالمے میں ضرر رساں ہے۔اور بین تہذیبی مکالمہ میں سماجی و انسانی اپروچ ہوتا ہے جسے بطور متبادل کے استعمال کیا جاسکتا ہے اور جو مذہبی تعصّبات اور تنگ نظری سے پاک ہوتا ہے۔

پروفیسر زیا کا کے پرزینٹیشن کے بعد دو باحثوں ایک پروفیسر عذریٰ عابدی (شعبہ سماجیات) اور دوسری ڈاکٹر انی کناتھ (سی سی آرسی) کے تبصرے ہوئے۔ڈاکٹر احمد صہیب ،فیکلٹی ،سی سی آرسی نے بحث کی نظامت کے فرائض انجام دیے۔ڈاکٹر خالد رضا نے پروگرام کے تمام شرکا کا باقاعدہ شکریہ ادا کیا۔

تعلقات عامہ دفتر
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی